اور مسحور ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ بعض اوقات محتسب قوت، ان آہنی سلاسل کو زمین پر پھینک کر شاہ جی کے قدموں پر گر گئی۔ جنہیں وہ شاہ جی کی گرفتاری کے لئے اپنے ہمراہ لائی تھی۔

اس خطیبانہ اثر انگیزی اور فسوں سازی میں پورے ہندوستان میں بہ شمول ابوالکلام آزاد کوئی بھی ان کا ہم پلہ نہیں۔ ابوالکلام آزاد کی خطابت کا دائرۂ اثر زیادہ تر پڑھے لکھے لوگوں تک محدود تھا۔ دیہات کے جاہل اور گنوار لوگوں تک تو نہ مولانا مودودی کی رسائی تھی نہ ابوالکلام آزاد کی۔ ان غریب انسانی آبادیوں پر تو صرف امیر شریعت کی تابناک آواز کا پرچم لہراتا تھا۔ شخصی اثرات کی اس گہرائی اور گیرائی کو ناپنے کا ہمارے پاس کوئی پیمانہ نہیں۔ شخصی اثرات کو مقداروں اصطلاحوں یعنی منوں اور سیروں میں تو ظاہر نہیں کیا جاسکتا، اثرات کیفیتی ہوتے ہیں نہ کہ کمیتی۔ تو پھر آئیے یہ بات مان لیں کہ جو کام آج تک بعض پوری مذہبی جماعتیں نہیں کرسکیں وہ تنہا شاہ جی مرحوم نے سرانجام دیا۔ کاش ان لامحدود داخلی اثرات کو پوری طرح خارجی طور پر متحد اور منظم کرنے کا کام بھی سرانجام پا جاتا۔

امیرِ شریعت رحمہ اللہ عظمتوں کا ایک جہان تھے۔ بصرتوں کی ایک کائنات تھے۔

اس جہان اور اس کا احاطہ میرے بس میں نہیں؛

شاہ جیؒ کے جذبۂ انقلاب اور ان کے ذوقِ اصلاح دعوت کی کئی جہتیں ہیں۔ لیکن ایک جہت انتہائی بنیادی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ سرزمین ہند پر فرنگی تسلط و فرمانروائی کو توڑنے کے لئے ان کی باغیانہ آواز نے فضاؤں میں جو تھرتھراہٹیں پیدا کیں، ان کے اثرات بڑے فیصلہ کن ثابت ہوئے، مسلمانانِ ہند کو آزادی کی نعمت سے ہمکنار کرنے کے لئے انہوں نے نہایت مؤثر کردار ادا کیا، شاہ جی ہماری داستانِ حریت آزادی کے اہم ہیرو تھے۔

مستقبل کا مؤرخ کوئی ابن بطوطہ، کوئی البیرونی، کوئی ابن خلدون، کوئی بلاذری، کوئی مسعودی، کوئی غلام رسول مہر، کوئی معین الدین ندوی اور کوئی شیخ اکرام الحق ـــــ گردشِ روزگار کی کسی سازگار کروٹ کے ساتھ جب بھی جنم لے گا تو وہ یہ طے کرسکے گا کہ شہاب الدین سہروردی، اور بہاء الدین زکریا ملتانی، وجیہہ الدین عراقی، شیخ الاسلام صدر الدین عارف، شاہ رکن عالم رحمہم اللہ تعالیٰ اور ان جیسے تمام عارفانِ حق سے ملنے والی مسلسل اور تابناک زنجیر میں امیرِ شریعتؒ کا کیا مقام ہے، وہ عارف باللہ تھے۔ ایک عارف کی حیثیت سے شاہ جی مرحوم ایسا قطبی ستارہ تھے جنہیں دیکھ کر ان کے عہد کی انسانی نسلیں اپنی سمتِ سفر کو درست کرتی رہیں۔ ـــــ

بقیہ صـ ۵۴ پر دیکھیں ـــــ

میاں محمد شفیع
(سابق پبلک ریلیشنز آفیسر)
راولپنڈی

سحر البیان خطیب

بچپن سے ہی میں مذہبی جلسوں میں جایا کرتا تھا اور مواعظِ حسنہ سے مستفیض ہوتا۔ کئی علماء کرام کو سننے کو اتفاق ہُوا لیکن جو کیف و سرور مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی تقریر سے حاصل ہوتا وہ دیگر مواقع پر کم ہی نصیب ہُوا۔ اگرچہ اور علماء بھی علمی اعتبار سے بحرِ بیکراں تھے لیکن تقریر کرنے کا ملکہ ایک قدرتی عطیہ ہے

ع یہ اس کی دین ہے جسے پروردگار دے

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری کی شخصیت بڑی رعب دار تھی۔ گھنی داڑھی، گندمی رنگ، مناسب جسم، کشادہ چہرہ، ہاتھ میں اکثر عصا رکھتے۔ آواز سوز سے معمور تھی۔ اگر کسی وقت لاؤڈ سپیکر خراب ہوجاتا تو آپ کی آواز اتنی اونچی اور پاٹ دار تھی کہ دُور بیٹھے ہوئے سامعین کو بھی صاف سنائی دیتی۔

جب تقریر کرتے وقت قرآن پاک کی آیات کی تلاوت کرتے تو مجمع پر سکوت طاری ہوجاتا اور لوگ عش عش کر اٹھتے۔ ہر ایک یہی چاہتا کہ مولانا قرأت جاری رکھیں اور وہ سنتے رہیں۔ فرمایا کرتے میری عمر کا بہت سا حصہ جیل میں گزرا یا ریل کے سفر میں۔ عمر بھر تحریک تحفظ ختم نبوت کے زبردست داعی رہے۔ اپنے مسلک پر چٹان کی طرح ڈٹے رہے۔ اس راہ میں قید و بند کے مصائب خندہ پیشانی کے ساتھ جھیلے۔ یہ امر نہایت خوش آئند ہے کہ جو نصب العین عمر بھر ان کے پیش نظر رہا۔ بالآخر مرزائیوں کو غیر مسلم قرار دیئے جانے پر منتج ہوا۔ اس طرح وہ جدوجہد جو عرصہ سے جاری تھی اور جس کی خاطر شمع رسالت کے بے شمار پروانوں نے جانوں کے نذرانے پیش کئے کامیابی سے ہمکنار ہوئی۔

حاصل عمر نثار رہ یارے کردم
شادم از زندگی خویش کہ کارے کردم

ایک دفعہ حاضرین کے سامنے اپنا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے کردار کا موازنہ پیش کیا۔ فرمایا کہ اگر مرزائی حضرات ایسے کردار کے مالک شخص کو نبی ماننے پر مُصر ہیں تو پھر انہیں نعوذ باللہ مجھے خدا ماننا پڑے گا۔ فروعی مسائل میں الجھنا پسند نہ کرتے۔ ایک شخص نے استفسار کیا کہ کیا مُردہ افراد سنتے ہیں یا نہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ مُردوں کا کیا ذکر ہماری بات تو زندہ بھی نہیں سنتے۔

تقریر کرتے وقت سامعین کو رلاتے اور ہنساتے بھی۔ کئی معروف شعرائے کرام کے اشعار یاد تھے۔ تقریر کے دوران جہاں جہاں موضوع سخن تقاضا کرتا مناسب اشعار سناتے۔ اس سے ان کی تقریر کی چاشنی دگنی ہوجاتی۔ بذلہ سنج اور حاضر دماغ تھے۔ دہلی میں ایک جلسہ سے خطاب کر رہے تھے کہ سامعین میں سے ایک نے اٹھ کر